روزنامہ

الفضل

C.P.L 29-FD ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

بدھ 21 فروری 2007ء 3 صفر 1428 ہجری 21 تبلیغ 1386 ہش جلد 57-92 نمبر 39

لفظ مالک کا کامل طور پر اطلاق صرف اللہ تعالیٰ پر ہوتا ہے کیونکہ کامل مالک وہی ہے

اللہ تعالیٰ کی مالکیت تسلیم کرنے سے نیک اعمال کی طرف توجہ ہوتی ہے

اگر دنیا یہ سمجھ لے کہ ایک خدا ہے جو مالک یوم الدین ہے تو تمام فتنے اور فساد ختم ہو جائیں گے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 16 مارچ 2007ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

خدا تعالیٰ کی صفت مالکیت کے پُر معارف نکات پر مبنی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ 16 مارچ 2007ء حسب معمول ایم ٹی اے پر بیت الفتوح لندن سے مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ براہ راست نشر کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مالک کل ہے۔ اس کے احکامات پر عمل کرو تا کہ دنیا و آخرت میں خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کر سکو۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے حوالے سے فرمایا کہ ایک رنگ میں اسی دنیا میں بھی جزا سزا ملتی ہے جیسے چور ضرور ایک دن پکڑا جاوے گا۔ اور اپنے کیئے کی سزا بھگتے گا۔ فرمایا کہ یہی حال زانی، شراب خور اور طرح طرح کے فسق و فجور میں بے قید زندگی بسر کرنے والوں کا ہے۔ آخر وہ طرح طرح کے عذابوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور دکھوں میں مبتلا ہو کر ان کی زندگی تلخ ہو جاتی ہے اور یہ اخروی دوزخ کی سزا کا نمونہ ہے۔ اسی طرح سے جو لوگ سرگرمی سے نیکی کرتے ہیں تو خدا تعالیٰ ان کی نیکی کو ضائع نہیں کرتا اور مقررہ وقت پر ان کی نیکی پھل لاتی ہے اور دنیا میں ہی ان کے واسطے ایک نمونے کے طور پر مثالی جنت عطا کر دیتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ بعض لوگوں میں کوئی نہ کوئی نیکی کی رگ ہوتی ہے وہ اپنی اصلاح کی کوشش کرتے ہیں اور توبہ کرتے ہیں تو اخروی سزا سے بچ جاتے ہیں۔ شروع میں بعض چھوٹی چھوٹی برائیاں بعد میں بڑی برائیوں کی شکل اختیار کر لیتی ہیں اور پھر اگر ان حرکتوں کے بدنتائج اس دنیا میں بھی ظاہر ہو جائیں تو جہاں یہ ایسے لوگوں کیلئے سزا ہے وہاں ان کے ماں باپ اور عزیز رشتہ داروں کو بھی معاشرے میں شرمسار کرنے والے ہوتے ہیں۔ پس ان چیزوں سے بچنے کیلئے اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں قائم کرتے ہوئے اس کے سامنے جھکے رہنا چاہئے اور اس سے مدد مانگنی چاہئے۔ فرمایا کہ اگر دنیا اس حقیقت کو سمجھ لے کہ وہی ایک خدا ہے جو کہ مالک یوم الدین ہے، وہی مالک حقیقی ہے۔ اسی کی زمین و آسمان پر بادشاہت قائم ہے تو دنیا میں تمام فتنے اور فساد ختم ہو جائیں۔ پس اگر انسان حقیقی مالکیت اپنے اوپر تسلیم کر لے تو پھر اللہ تعالیٰ کا خوف بھی پیدا ہوگا اور نیک اعمال بجالانے کی طرف توجہ بھی ہوگی۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ مالک ایک ایسا لفظ ہے کہ جس کے مقابلے پر تمام حقوق مسلوب ہو جاتے ہیں اور اس لفظ کا کامل طور پر اطلاق صرف خدا تعالیٰ پر ہی آتا ہے کیونکہ کامل مالک وہی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی جزا سزا کرتا ہے اور مختلف طریقوں سے اپنے بندوں کا امتحان بھی لیتا ہے۔ اس پر پورا اترنے والوں کو اس کی بہترین جزا دیتا ہے۔ مگر جو اس کی مالکیت کی بجائے اپنی مالکیت جتاتے ہیں اور ناشکر گزار بندے بنتے ہیں۔ بعض وقت خدا تعالیٰ اس دنیا میں ہی ان کو سزا بھی دیتا ہے۔ حضور انور نے حدیث کی روشنی میں تین اشخاص کوڑی، گنجے اور اندھے کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش کا واقعہ بیان فرمایا جس میں پہلے دونا کام ہو گئے اور تیسرا اندھا شخص کامیاب ہو گیا۔ پس اللہ تعالیٰ کی مالکیت کا تصور ہمیشہ رہنا چاہئے۔ جو وہ اپنے فضل سے بندے کو عطا کرتا ہے اس میں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس کے حکم کے مطابق خرچ بھی کرنا چاہئے لیکن ایک دنیادار کے دل میں مال کی محبت اللہ تعالیٰ کی راہ میں حائل ہو جاتی ہے اور پھر ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ پکڑتا ہے اور ان کا مال ان کے ہاتھ سے جاتا رہتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ سے اس کی مالکیت سے حصہ لینے کیلئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک دعا سکھائی ہے تا کہ ہم ہمیشہ اس کے فضلوں کے حصے دار بنتے رہیں اور وہ دعا سورۃ آل عمران کی آیت نمبر 27 ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو انفرادی، اجتماعی اور قومی طور پر سمیٹنے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ اس کے احکامات پر عمل کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی مالکیت کی حقیقت کی سمجھ عطا فرماتے ہوئے ہم سے ایسے اعمال کروائے جو ہمیں دنیا و آخرت میں خدا تعالیٰ کے انعاموں کا وارث بنائے۔ آمین

حضور انور نے خطبہ ثانیہ کے دوران محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے ان کی دینی خدمات، اخلاص اور خلافت کے ساتھ محبت کے تعلق کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ ان کا جنازہ امریکہ سے لندن اور پھر پاکستان لے جایا جائے گا۔

والدین جب شرک کے لئے جھگڑیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اور ہم نے انسان کو تاکیدی نصیحت کی کہ اپنے والدین سے حسن سلوک کرے اور (کہا کہ) اگر وہ تجھ سے جھگڑیں کہ تو میرا شریک ٹھہرائے، جس کا تجھے کوئی علم نہیں، تو پھر ان دونوں کی اطاعت نہ کر۔ میری ہی طرف تمہارا لوٹ کر آنا ہے پس میں تمہیں ان باتوں سے آگاہ کروں گا جو تم کرتے تھے۔ (العنکبوت:9)

اور اگر وہ دونوں (بھی) تجھ سے جھگڑا کریں کہ تو میرا شریک ٹھہرا جس کا تجھے کوئی علم نہیں تو ان دونوں کی اطاعت نہ کر اور ان دونوں کے ساتھ دنیا میں دستور کے مطابق رفاقت جاری رکھ اور اس کے رستے کی اتباع کر جو میری طرف جھکا۔ پھر میری طرف ہی تمہارا لوٹ کر آنا ہے پھر میں تمہیں اس سے آگاہ کروں گا جو تم کرتے رہے ہو۔
(لقمان:16)

مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کو سپرد خاک کر دیا گیا

جیسا کہ احباب کو اطلاع دی جا چکی ہے کہ محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی اہلیہ مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ 13 مارچ 2007ء کو امریکہ میں وفات پا گئی تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 16 مارچ 2007ء بروز جمعۃ المبارک خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا۔ تقریباً 28 سال بحیثیت صدر لجنہ کے انہوں نے خدمات انجام دیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنہ کو آرگنائز کیا۔ عورتوں کی تربیت کے لئے بڑے آرام سے، پیار سے سمجھانے والی تھیں بڑی نرم مزاج تھیں اور مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ اسی طرح خلافت سے بڑا وفا اور اطاعت کا ان کا تعلق تھا۔ بڑے نیک جذبات رکھتی تھیں اور بڑی عاجزی سے ملا کرتی تھیں۔ اسی طرح نظام جماعت سے بھی بڑا والہانہ تعلق تھا۔ بڑی سادہ، صبر کرنے والی اور منکسر المزاج تھیں، بڑی دعا گو تھیں اور ایسے دعا کرنے والے لوگوں میں شامل تھیں جن کو میرا خیال ہے اور میرا ان کے ساتھ چند سال کا تجربہ ہے کہ ان کو دعا کے لئے کہو تو تسلی ہوتی تھی کہ دعا کے لئے کہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت فرمائے ان کے درجات بلند فرمائے اور اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔

حضور انور نے مورخہ 18 مارچ کو بیت فضل لندن میں قبل از نماز ظہر آپ کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

اس کے بعد ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ مورخہ 19 مارچ کو بیت مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے بعد نماز مغرب نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا بھی صاحبزادہ صاحب موصوف نے ہی کروائی۔

آپ 23 دسمبر 1924ء کو جھنگ میں پیدا ہوئیں۔ آپ کے والد مکرم چوہدری غلام حسین صاحب نہایت مخلص اور دیندار احمدی تھے۔ مرحومہ نے 1960ء تا 1988ء بطور صدر لجنہ اماء اللہ برطانیہ خدمات کی توفیق پائی۔ ایک رؤیا کی بنا پر آپ کا نام امۃ الحفیظ بیگم رکھا گیا مرحومہ کو سلسلہ سے والہانہ محبت تھی۔ صابر، سادہ مزاج ملنسار، باوفا اور غرباء سے ہمدردانہ سلوک کرنے والی نیک خاتون تھیں۔ آپ کے پسماندگان میں تین بیٹیاں اور ایک بیٹا ہیں جن کی

(باقی صفحہ 8 پر)

خطبہ جمعہ

احادیث نبویہ کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت کے مختلف پہلوؤں کا دلربا تذکرہ

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا تو آپ ؐ نے بھی اپنے اسوہ سے اس کا حق ادا کر دیا

یہ احادیث جہاں ہمیں اللہ تعالیٰ کی رحمانیت کے جلووں کو اپنی ذات میں جذب کرتے ہوئے اس کا عبد منیب بنانے والی اور اس کے آگے جھکائے رکھنے والی ہونی چاہئیں، جس سے ہمارے جسم کا رواں رواں خدا تعالیٰ کی رحمانیت کا شکرگزار بن جائے، وہاں اس رحمۃ للعالمین ؐ پر درود بھیجنے کی طرف بھی توجہ ہونی چاہئے

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 26 رجنوری 2007ء (26 رصلح 1386 ہجری شمسی)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

آج کے خطبہ میں بھی اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت کا بیان ہی ہوگا۔ لیکن آج اس ضمن میں مَیں حدیث کے حوالے سے بات کروں گا۔ اللہ تعالیٰ کی صفتِ رحمانیت کے حوالے سے بے شمار احادیث ہیں جن میں سے چند ایک مَیں نے چنی ہیں، ان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بارے میں جو نصائح فرمائی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی اس صفت کی مختلف زاویوں سے جو وضاحت فرمائی ہے اس کا ذکر ہے تاکہ ہمیں اس کا صحیح فہم و ادراک حاصل ہو۔ یہ احادیث جہاں ہمیں اللہ تعالیٰ کی رحمانیت کے جلووں کو اپنی ذات میں جذب کرتے ہوئے اس کا عبد منیب بنانے والی اور اس کے آگے جھکائے رکھنے والی ہونی چاہئیں، جس سے ہمارے جسم کا رواں رواں خدا تعالیٰ کی رحمانیت کا شکرگزار بن جائے، وہاں اس رحمۃ للعالمین ؐ پر درود بھیجنے کی طرف بھی توجہ ہونی چاہئے۔ جس نے ہم عاجز گناہگار بندوں کا خدائے رحمٰن سے تعلق جوڑنے کے لئے کس طرح مختلف طریق پر نصائح فرماتے ہوئے وہ فہم اور ادراک عطا فرمایا اور اپنا اسوہ قائم فرما کر ہمیں ان راہوں پر چلنے کی نصیحت فرمائی۔

احادیث پیش کرنے سے پہلے مَیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے اس صفت کا پَرتَو ہونے کے بارے میں حضرت مسیح موعود ایک حوالہ پیش کرتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ''رحمانیت کا مظہر تام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے کیونکہ محمد کے معنے ہیں بہت تعریف کیا گیا۔ اور رحمٰن کے معنے ہیں بلا مُزد''۔ (بلا مُزد کا مطلب ہے بغیر اجر کے) ''بن مانگے، بلا تفریق، مومن و کافر کو دینے والا اور یہ صاف بات ہے کہ جو بن مانگے دے گا، اس کی تعریف ضرور کی جائے گی۔ پس محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں رحمانیت کی تجلی تھی''۔

(الحکم 17 رفروری 1901ء صفحہ 7 بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود سورۃ فاتحہ صفحہ 67)

یہ ہے حضرت مسیح موعود کے فہم و ادراک اور کلام کی خوبصورتی اور آپ کا اپنے آقا و مطاع حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں آپ کے صحیح مقام کا فہم .... رحمانیت کی یہ تجلی جس کا حضرت مسیح موعود نے ذکر فرمایا ہے ہم احادیث میں دیکھیں گے۔ جہاں یہ بیان ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح اپنی رحمانیت کے جلوے دکھاتا ہے۔ وہاں ہر جگہ ہم دیکھتے ہیں کہ **آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اس صفت کے بارے میں بیان فرماتے ہیں تو آپ کے الفاظ میں ایک خاص رنگ ہوتا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق صفت رحمانیت سے زیادہ سے زیادہ فیض پا سکے، مومن اس سے زیادہ سے زیادہ فیض پا سکیں۔** پھر بعض احادیث جانوروں کے بارے میں بھی ہیں کہ ان سے کس طرح رحم کا سلوک ہونا چاہئے۔ وہاں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ اس رحمۃ للعالمین کا جذبۂ رحم، رحمٰن خدا کی مخلوق کی تکلیف دور کرنے کے لئے لئے کس شدّت رحم سے بے چینی کا اظہار کرتا ہے۔

گزشتہ خطبے میں مَیں نے ایک حدیث کے حوالے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بے چینی کا ذکر کیا تھا۔ آپ ؐ نے فرمایا تھا: کیوں لوگ اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت کے باوجود اپنی بدبختی کی وجہ سے اس کے عذاب کا مورد بنتے ہیں۔ اس تعلق میں دوسری حدیث یہ ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو صادق و مصدوق، ابوالقاسم اور جھونپڑی والے ہیں، یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رحمت تو صرف بدبخت سے ہی چھینی جاتی ہے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 3 مسند ابی ھریرۃ حدیث نمبر 7988۔ ایڈیشن اوّل 1998ء عالم الکتب ۔بیروت)

اس حدیث میں جہاں یہ ذکر ہے کہ رحمت بدبخت سے چھینی جاتی ہے وہاں اس انذار کے ساتھ ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی ایک وسیع رحمت کی بشارت بھی دی ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی حدود سے تجاوز کرنے والے نہیں ہیں، وہ پھر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم نہیں رہتے۔ بلکہ محرومی ان کے لئے ہی ہے اور وہی اس محرومی کا مورد بنتے ہیں جو ان حدود سے تجاوز کرنے والے ہیں۔ تو ایک مومن کی یہی خواہش ہونی چاہئے اور یہی کوشش ہونی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت سے حصہ لے اور باقی صفات سے بھی تاکہ اللہ تعالیٰ کے انعامات کا زیادہ سے زیادہ وارث بنے۔

ایک حدیث میں آتا ہے حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ اگر مومن کو اللہ تعالیٰ کی گرفت اور سزا کے بارے میں معلوم ہو جائے تو جنت کی کوئی بھی امید نہ کرے اور اگر کافر کو یہ معلوم ہو جائے کہ اللہ کے پاس کتنی رحمت ہے تو کوئی بھی جنت سے مایوس نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے رحمت کو سو حصوں میں پیدا کیا جن میں سے ایک حصہ مخلوقات میں رکھ دیا جس سے وہ ایک دوسرے کے ساتھ رحم کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے پاس رحمت کے ننانوے حصے ہیں۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 3 مسند ابی ھریرہ حدیث نمبر 10285 ایڈیشن اوّل 1998ء عالم الکتب، بیروت)

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

ہم دنیا میں اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق میں جو دیکھتے ہیں، بشمول انسان اور جو دوسری جاندار مخلوق ہے وہ صرف ایک حصہ رحمت کا ہے جو وہ ایک دوسرے سے کرتے ہیں۔ مومن کا جنت سے نا اُمید ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مومن ہونے کے بعد انسان رحمانیت سے محروم ہو جاتا ہے۔ فرمایا کہ مومن کو اللہ تعالیٰ کی گرفت اور سزا کے بارے میں معلوم ہو جائے تو جنت کی کوئی امید نہ رکھے۔ اور کافر جو ہے اس کو رحمت کا پتہ لگ جائے تو اس کو یہی امید رہے کہ مَیں جنت میں جاؤں گا۔ اگر یہی ہو کہ مومن کو کوئی امید نہ ہو تو پھر تو کوئی ایمان لانے کی جرأت نہ کرے۔ مطلب یہ ہے کہ مومن کیونکہ تقویٰ کی وجہ سے، باقی صفات کا علم ہونے کی وجہ سے ان کا بھی فہم و ادراک رکھتا ہے اور اس میں بڑھ رہا ہوتا ہے اس لئے یہ خوف بھی ہوتا ہے کہ کسی غلط عمل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی نہ حاصل کر لے، اس لئے ہمیشہ سیدھے راستے پر چلتا رہنے اور اللہ تعالیٰ کے انعامات کو حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں وہ دعائیں بھی سکھا دی ہیں جو اس سے مانگنی چاہئیں تاکہ وہ جنتوں کا وارث بنتا چلا جائے۔ مثلاً سورۃ اعراف میں یہ دعا سکھائی ہے کہ (۔)(الاعراف : 24) اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہم کو نہ بخشے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو ہم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ پس حقیقی مومن وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں لئے رکھے اور اس علم کے باوجود کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہر چیز پر حاوی ہے، ہر جگہ پھیلی ہوئی ہے ڈرتا رہے کہ کہیں میرا کوئی عمل مجھے اس سے محروم نہ کر دے۔ جب ایسی حالت ہو گی تو پھر ایک مومن پر رحمتوں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش بھی دوسروں سے بڑھ کر نازل ہوتی ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ''انسان ہر ایک گناہ کے لئے خواہ وہ ظاہر کا ہو، خواہ باطن کا، خواہ اسے علم ہو یا نہ ہو...... سب قسم کے گناہوں سے استغفار کرتا رہے''۔ پھر فرمایا کہ ''آجکل آدم علیہ السلام کی دعا پڑھنی چاہئے، (۔) (الاعراف : 24)'' فرمایا کہ ''یہ دعا اوّل ہی قبول ہو چکی ہے''۔

(البدر جلد 1 نمبر 9 مورخہ 26/دسمبر 1902ء صفحہ 66۔ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود سورۃ الاعراف آیت 24)

پس مومن کو جہاں فکرمند ہونا چاہئے وہاں تسلی بھی رکھنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے رحمت سے مزید نوازنے کے لئے دعا بھی سکھا دی ہے۔ اور پھر مومنوں کو ایک اور جگہ اس طرح بھی تسلی دی ہے کہ (۔)(الزمر: 54) کہ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ تو یہ حدیث مایوس کرنے کے لئے نہیں ہے بلکہ ایک تو یہ وضاحت ہے، جس طرح کہ مَیں نے کی ہے، دوسرے یہ کہ جب اللہ تعالیٰ کی رحمت دوسروں کے لئے ہے اور ننانوے حصے اس کے پاس ہیں تو اس سے یقیناً تمہیں بھی بہت حصہ ملنا ہے، ان اعمال کی وجہ سے جو دوسروں سے بڑھ کر تم کرنے والے ہو جس کا فہم و ادراک تم رکھتے ہو۔

پھر ایک روایت ہے جو پہلی سے ملتی جلتی ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے لئے سو رحمتیں ہیں۔ اُن میں سے اُس نے ایک حصہ رحمت تمام مخلوقات میں تقسیم کر دی ہے جس سے وہ آپس میں رحم کرتے ہیں اور اس کے ذریعہ ایک دوسرے سے شفقت سے پیش آتے ہیں اور اس کے ذریعہ سے ہی وحشی جانور اپنے بچوں سے پیار کرتے ہیں۔ وہ ایک حصہ انسانوں میں بھی دیا ہوا ہے اور دوسری جاندار مخلوق میں بھی اور اس نے ننانوے رحمتیں اپنے پاس رکھ لی ہیں جن کے ذریعے قیامت کے دن وہ اپنے بندوں پر رحم کرے گا۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الزھد باب ما یرجی من رحمۃ اللہ یوم القیامۃ حدیث نمبر 4293)

تو جیسا کہ پہلی حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ انسان کی بدبختی ہے کہ پھر بھی اس رحم کو حاصل نہ کر سکے۔ اس کے باوجود اگر رحم حاصل نہ کر سکے تو یقیناً وہ بدبختی ہے۔ **اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ رحم مانگنا چاہئے اور کوئی ایسی حرکت عمداً جان بوجھ کر کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے جس سے اس کے رحم سے انسان محروم ہو رہا ہو۔**

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر کس طرح رحم کرتا ہے اس کی دو مثالیں پیش کرتا ہوں جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کی رحمت ہر چیز پر حاوی ہے۔

حضرت ابوسعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ تم سے پہلے ایک شخص تھا جسے اللہ نے مال اور اولاد عطا کی تھی، جب اس کی وفات کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا مَیں تمہارے لئے کیسا باپ رہا ہوں؟ انہوں نے جواب دیا کہ سب سے بہتر باپ، آپ بہت اچھے باپ تھے۔ اس نے کہا لیکن مَیں نے اللہ کے پاس کوئی نیکی نہیں چھوڑی اور جب مَیں اللہ کے حضور پیش ہوں گا تو وہ مجھے عذاب دے گا۔ میری کوئی نیکی ہی نہیں ہے۔ اس لئے دھیان سے سن لو، غور سے سن لو کہ جب مَیں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا اور جب میں کوئلہ بن جاؤں تو مجھے پیس دینا پھر جب شدید آندھی چلے تو میری راکھ کو اس میں اڑا دینا اور اُس نے ان سے اس بات کا بڑا پختہ عہد لیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میرے ربّ کی قسم انہوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر جب اس طرح ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی راکھ کو اکٹھا کیا تو وہ ایک مجسم شخص کی صورت میں کھڑا ہو گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے پوچھا کہ اے میرے بندے کس چیز نے تجھے ایسا کرنے پر اکسایا تھا۔ اس نے کہا تیرے خوف نے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اس کی تلافی اس پر رحم کرتے ہوئے کی۔

(بخاری کتاب الرقاق باب الخوف من اللہ عز وجل حدیث نمبر 6481)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا تجھے اتنا ہی خوف تھا تو اس کا صلہ مَیں تجھے دیتا ہوں۔ تجھ پر رحم کرتا ہوں اور تجھے بخشتا ہوں۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے، حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے ننانوے قتل کئے تھے۔ پھر وہ توبہ کے متعلق پوچھنے کے لئے نکلا۔ ایک راہب کے پاس آ کر اس سے پوچھا کہ کیا اب توبہ ہو سکتی ہے؟ مَیں نے ننانوے قتل کئے۔ مَیں بہت گناہگار شخص ہوں۔ اس راہب نے کہا نہیں اب تو کوئی صورت نہیں ہے۔ ایسا ظالم انسان جو اتنے بے گناہوں کا قاتل ہو وہ تو معاف نہیں ہو سکتا۔ اس نے کہا جہاں ننانوے قتل کئے تھے (ایک اور سہی)۔ اس کو بھی قتل کر دیا کہ سو پورے ہو جائیں۔ اور پھر اس کے بعد مسلسل اس بارے میں پوچھتا رہا کہ کوئی معافی کی صورت ہے؟ اسے ایک شخص نے کہا کہ فلاں بستی میں جاؤ تو وہاں ایک بزرگ ہے، اس سے پوچھو وہ شاید تمہاری کوئی رہنمائی کر دے۔ وہ جا رہا تھا تو اس کو راستے میں موت آ گئی۔ جب موت کا وقت آیا تو اسے تھوڑی دیر پہلے احساس ہوا۔ وہ گرنے لگا تو اس نے اپنے سینے کو اس بستی کی طرف کر دیا۔ جب فوت ہو گیا تو رحمت اور عذاب کے فرشتے، ہر ایک اس کو اٹھانے کے لئے پہنچ گئے کہ کہاں لے کے جانا ہے۔ وہ جھگڑنے لگے۔ رحمت کے فرشتے کہتے تھے کہ نہیں یہ بخشش کی طرف جا رہا تھا، اپنی اصلاح کے لئے جا رہا تھا اس لئے ہم اس کو لے کے جائیں گے۔ عذاب کے فرشتے کہتے تھے کہ کیونکہ بہت ظالم انسان تھا اس کو ہم لے کے جائیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس بستی کو جس کی طرف وہ جا رہا تھا حکم دیا کہ اس کے قریب ہو جاؤ اور جس بستی سے وہ دُور جا رہا تھا، اُسے حکم دیا کہ اس سے دُور ہو جا۔ پھر فرشتوں کو حکم دیا کہ ان دونوں بستیوں کے درمیان فاصلے کی پیمائش کرو تو وہ بستی جس کی طرف وہ جا رہا تھا وہ ایک بالشت اس کے قریب تھا۔ اس طرف کے فاصلے میں ایک بالشت کی کمی تھی۔ تو اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔

(بخاری کتاب احادیث الأنبیاء باب 52/54 حدیث نمبر 3470)

تو یہ ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ڈھٹائی سے گناہوں پر مُصر رہنے والے کو اللہ تعالیٰ نے عذاب کی خبر بھی دی ہے۔ **اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمت کو سمیٹنے کے لئے ضروری**

ہے کہ اس طرف قدم بھی بڑھنے شروع ہو جائیں۔ جب گناہوں کا احساس ہو جائے، جب آدمی غلطی کر لے تو پھر گناہ کا احساس ہونے کے بعد اس کی رحمت اور بخشش کی طلب بھی شروع ہو جائے۔ ان سے بچنے کی کوشش بھی شروع ہو جائے۔ پھر ہی یہ امید بھی رکھنی چاہیئے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں دلائی ہے کہ ......(الزمر:54)

پھر دیکھیں رحمۃ للعالمین کا اپنے صحابہ کو نصیحت کا انداز اور ان میں اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت کا ادراک پیدا کرنے کا طریق۔ ایک حدیث میں آتا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا۔ اس کے ساتھ اس کا ایک چھوٹا بچہ تھا۔ وہ اسے اپنے ساتھ چمٹانے لگا۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تُو اس سے رحم کا سلوک کرتا ہے؟ اس نے جواب دیا جی حضورؐ، آپ نے فرمایا اللہ تجھ پر اس سے بھی زیادہ رحم کرنے والا ہے جتنا تو اس سے کرتا ہے۔ اور وہ سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

(الأدب المفرد باب نمبر175 رحمۃ العیال حدیث نمبر382 ایڈیشن 2003ء)

آجکل شاید اس بات کو کوئی اتنا محسوس نہ کرے لیکن عرب معاشرے کا جن کو پتہ ہے وہ جانتے ہیں کہ ان کی طبیعتوں میں کتنا اکھڑ پن تھا، کتنی کرختگی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے شاذ ہی کوئی انسان اپنے بچوں سے پیار کا سلوک کرتا تھا۔

ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بچوں کو پیار کر رہے تھے۔ ایک شخص آیا بڑی حیرانگی سے پوچھنے لگا کہ آپ بچے کو پیار کر رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ کہتا ہے کہ میرے تو دس بچے ہیں مَیں نے تو آج تک کسی کو پیار نہیں کیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل کے اندر سختی بھری ہوئی ہے تو مَیں اس پر کیا کر سکتا ہوں۔

(صحیح بخاری کتاب الادب باب رحمة الولد وتقبیله)

ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم رحم کرو تم پر رحم کیا جائے گا اور تم بخشش کا سلوک کرو، اللہ تم سے بھی بخشش کا سلوک کرے گا۔ ایسے لوگوں کے لئے ہلاکت ہے جو ایک کان سے سنتے ہیں اور دوسرے سے نکال دیتے ہیں۔ ہلاکت ہے ان اصرار کرنے والوں پر جو جانتے بوجھتے ہوئے اپنے کئے پر اصرار کرتے ہیں۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 2 مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص حدیث نمبر 7041 ایڈیشن اوّل 1998ء عالم الکتب ،بیروت)

پس یہ بدبختی جس کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا ہے جس کو مَیں نے شروع میں بیان کیا تھا اور جیسا کہ مَیں نے گزشتہ خطبے میں بھی کہا تھا۔ حضرت مسیح موعود کے حوالے سے بتایا تھا۔ آپ نے (۔)(الزلزال:9) کی تشریح میں فرمایا تھا کہ اس اصرار کی وجہ سے پھر اس کو اس بات کے شرّ کا بدلہ ملتا ہے اور وہ رحمانیت سے محروم ہو جاتا ہے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت جریرؓ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اس شخص پر رحم نہیں کرے گا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔

(بخاری کتاب التوحید باب قول الله تبارك وتعالیٰ ۔قل ادعوا الله وادعوا الرحمن......حدیث نمبر 7376)

پس آپس کے تعلقات میں صلہ رحمی کا خیال رکھنا چاہیئے، دوستی کا خیال چاہیئے، ہمسائیگی کا خیال رکھنا چاہیئے، ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھنا چاہیئے، رحم کے جذبات دل میں ہونے چاہئیں۔

لیکن یہاں ایک وضاحت کر دوں کیونکہ عموماً اس مضمون پہ کوئی بات کروں تو اکثر ایسے لوگ جو سزا یافتہ ہیں ان کے خطوط آنے شروع ہو جاتے ہیں کہ کہتے تو رحم کے بارے میں ہیں لیکن ہم پہ رحم نہیں ہوتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عام تعلقات میں ایک دوسرے کو رحم کی تلقین فرمائی ہے۔ اسی طرح عام معاملات میں عمومی صرف نظر نظامِ جماعت کے لئے بھی ہے، خلیفۂ وقت کے لئے بھی ہے، لیکن جو لوگ کسی چیز پر اصرار کرنے والے ہوں، جس کا مَیں نے پہلے ذکر کر دیا۔ ان کو پھر اگر سزا مل جائے تو وہ سزا ہے، اس کو بھی لینا چاہیئے۔

اب دیکھیں جب ایک جنگ میں بعض صحابہؓ صحت ہونے کے باوجود شامل نہیں ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے قطع تعلقی کر لی اور پھر ان کی بیویوں کو بھی حکم دیا کہ اُن سے کوئی تعلق نہیں رکھنا۔ اُن میں سے ایک ایسے بھی تھے جن کی عمر زیادہ تھی لیکن اس سزا کی وجہ سے سارا دن روتے تھے اور بستر پر پڑے رہتے تھے اور اتنے کمزور ہو گئے تھے کہ ان کی بیوی نے کہا کہ ان کی تو یہ حالت ہے۔ کیا مجھے اتنی اجازت ہے کہ مَیں کھانا وغیرہ پکا کر ان کو دے سکوں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھیک ہے۔ تو یہ حالت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں آ گئی کہ چارپائی سے اٹھ نہیں سکتا۔ سارا دن استغفار پڑھ رہا ہے۔ روتا رہتا ہے لیکن اس کے باوجود آپؐ نے یہ نہیں کہا کہ معاف کرتا ہوں آپ کو۔ رحمۃ للعالمین تھے۔ رحم کا جذبہ تو اندر تھا لیکن ایک سزا تھی جو اصلاح کے لئے ضروری تھی۔ تو جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے بخشش کا اعلان نہیں ہو گیا اس وقت تک انہوں نے سزا کاٹی۔ اس لئے سزا لینے والے جو لوگ ہیں ایک تو یہ ہے کہ ان کو ویسے بھی یہ احساس کرنا چاہیئے کہ بات پر اصرار نہیں کرنا چاہیئے۔ اگر غلطی کی ہے تو اس غلطی کا پھر مداوا ہونا چاہیئے۔ پھر یہ نہیں ہے کہ اس پہ اصرار کرتے چلے جائیں۔ اور جب اصرار کریں گے تو بہرحال پھر تعزیر ہو گی اور جب تعزیر ہو جاتی ہے تو پھر اس پر یہ حوالے نہیں دینے چاہئیں کہ رحم کا سلوک ہونا چاہیئے۔ سزا کی وجہ سے بعض دفعہ دوسروں کے حقوق کی ادائیگی نہ کرنا ہوتی ہے۔ تو جن کے حقوق مارے ہوتے ہیں وہ تو بہرحال ادا کرنے ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ نظام جماعت کے تعلق میں بے قاعدگیاں ہوئی ہوتی ہیں ان بے قاعدگیوں کا جب تک مداوا نہ ہو جائے تو بہرحال ایک سزا تو ہے اور سزا اصلاح کے لئے ہوتی ہے۔ اس لئے اس میں اور رحم میں ہر ایک کو فرق سمجھنا چاہیئے۔ بہرحال یہ ضمناً بات آ گئی۔

پھر ہمیں نصیحت کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، زربی کہتے ہیں کہ مَیں نے انس بن مالکؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ بوڑھا آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کے لئے آیا۔ لوگوں نے اسے جگہ دینے میں سستی سے کام لیا تو **نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بزرگوں کی عزت نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔**

(ترمذی کتاب البر والصلة باب فی رحمة الصبیان حدیث نمبر 1919)

تو جہاں بڑی مجلس ہو، جمعوں پہ، جلسوں پہ، گھروں میں بھی بعض دفعہ یہ ہوتا ہے۔ انصاراللہ کے اجتماع پہ بھی مَیں نے ایک دفعہ خدام اطفال کو کہا تھا جبکہ بڑی عمر کے لوگ کھڑے اور چھوٹی عمر کے بیٹھے ہوئے تھے تو ان کو جگہ دینی چاہیئے۔ تو یہ خُلق بھی ایسا ہے جو ہر احمدی میں، بچے میں، جوان میں، مرد میں، عورت میں نظر آنا چاہیئے جس سے پھر ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں سے بھی حصہ لے رہے ہوں گے۔ .... ہر ایک کو ہر عمل کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور اس کے علاوہ پھر معاشرے میں بھی محبت اور پیار کی فضا پیدا ہوتی ہے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل جنت کی نشانیاں بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اہل جنت تین قسم کے ہیں ایسا حاکم جو انصاف پسند ہو، کثرت سے صدقات کرنے والا ہو، عقلمند ہو۔ اور ایسا آدمی جو رحم کرنے والا ہو، رشتے داروں اور مسلمانوں کے لئے نرم دل ہو اور پھر تیسری یہ چیز بتائی تھی کہ ایسا آدمی جو محتاج ہو مگر سوال نہ کرے اور صدقہ کرنے والا ہو۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 6 مسند عیاض بن حمار۔ حدیث نمبر 17623 ایڈیشن اوّل 1998ء عالم الکتب ،بیروت)

ایک روایت میں آتا ہے۔ نعمانؓ بن بشیر کہتے ہیں کہ **نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر فرمایا جو**

تھوڑے پر شکر ادا نہیں کرتا وہ زیادہ پر بھی شکر ادا نہیں کرتا۔ اور جو لوگوں کا شکر گزار نہیں ہوتا وہ خدا کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔ اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت کا ذکر کرنا شکر ہے اور اسے ترک کرنا ناشکری ہے۔ اور جماعت رحمت ہے اور علیحدگی عذاب ہے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 6 مسند نعمان بن بشیر۔ حدیث نمبر 19565 ایڈیشن اوّل 1998ء عالم الکتب ،بیروت)

تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہے جس کا شکر گزار ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس زمانے میں حضرت مسیح موعود کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی اور اس ذریعہ سے پھر اللہ تعالیٰ کی رحمت کو حاصل کرنے والے بنے۔ تو اس شکر گزاری کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کا ایک زائد دروازہ ہم پر کھولا ہوا ہے، ہمیں اس تقاضے کو بھی پورا کرنا چاہئے جو انسانیت سے رحم کا تقاضا ہے اور وہ ہے دنیا کو اس پیغام کا پہنچانا جس کو لے کر حضرت مسیح موعود آئے تھے اور پھر ان کے لئے دعائیں کرنا کہ اللہ تعالیٰ ان کو راستی پر رکھے، سیدھے راستے پر چلائے اور حق کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مومنوں کے ایک دوسرے سے محبت اور رحم کے جذبات کے معیار کیا ہونے چاہئیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے اس بارے میں کیا توقع رکھتے ہیں، اس کا اظہار اس روایت سے ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو مومنوں کو ان کے آپس میں رحم کرنے، محبت کرنے اور شفقت کرنے میں ایک جسم کی طرح پائے گا۔ جب جسم کا ایک عضو بیمار ہوتا ہے تو اس کا سارا جسم اس کے لئے بے خوابی اور بخار میں مبتلا رہتا ہے۔

(بخاری کتاب الادب باب رحمۃ الناس والبھائم۔ حدیث نمبر 6011)

بیماری کی حالت میں ایک جسم کی جو یہ حالت ہے، وہی ایک مومن کی دوسرے مومن کے بارے میں ہونی چاہئے، بجائے نقصان پہنچانے کے، کسی کی تکلیف کا احساس نہ کرنے کے، تکلیف کا احساس کرنا چاہئے اور اس کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ پیدا ہونی چاہئے۔

تو یہ (۔) کا معاشرہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی رحمانیت کے صدقے اس رحمۃ للعالمین نے ہمارے اندر پیدا کرنے کی ہمیں نصیحت فرمائی ہے۔

اب دیکھیں جانوروں سے کس طرح کے سلوک کی آپؐ تلقین فرماتے ہیں۔ ایک روایت میں آتا ہے حضرت ابوامامہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو رحم کرے خواہ کسی ذبح کئے جانے والے جانور پر ہی ہو، اللہ قیامت کے دن اس کے ساتھ رحم کا سلوک فرمائے گا۔ (الأدب المفرد باب 176 رحمة البهائم حديث 386)۔ جانور کو ذبح کرتے وقت بھی رحم کا تقاضا ہے کہ تیز چھری ہو، تکلیف نہ ہو۔ اور جلدی سے پھیری جائے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے معاویہ بن قرّہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! مَیں بھیڑ کو جب ذبح کرتا ہوں تو مَیں اس پر رحم کرتا ہوں۔ جس پر آپؐ نے فرمایا اگر تو نے اس پر رحم کیا تو اللہ بھی تم سے رحم کا سلوک کرے گا۔ یہ بات آپؐ نے دو مرتبہ کہی۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 5 مسند معاویۃ بن قرۃ۔ حدیث نمبر 15677 ایڈیشن اوّل عالم الکتب ،بیروت)۔ جانوروں کے ساتھ رحم کے سلوک کی کتنی اہمیت ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر میں ایک جگہ پڑاؤ ڈالا تو ایک شخص نے ایک پرندے کے گھونسلے سے انڈے اٹھا لئے تو جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے آپؐ کے اوپر آ کر اس پرندے نے پھڑ پھڑانا شروع کر دیا۔ آپؐ نے اپنے ساتھیوں (صحابہ) سے پوچھا کہ کسی نے اس پرندے کے انڈے اٹھا لئے ہیں؟ انڈے اٹھا کے تکلیف دی ہے؟ تو ایک شخص نے کہا: ہاں یا رسول اللہ! مَیں ہوں جس نے اس کا انڈا اٹھایا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پرندے کے ساتھ رحم کا سلوک کرتے ہوئے اس انڈے کو واپس رکھ دو۔

(الأدب المفرد باب 176 رحمة البهائم حديث 386)

پھر اسی طرح ایک اونٹنی کا قصہ آتا ہے۔ آپؐ نے اس کی آنکھوں میں ایسی چیز دیکھی جس پر آپؐ نے فرمایا: اس پر ضرورت سے زائد بوجھ لادا جاتا ہے۔ اس پر اس کے مالک کو منع کیا۔

تو جانوروں پر بھی رحم کا سلوک فرمانے کی آپؐ نے تلقین فرمائی کہ اللہ تعالیٰ پھر اس وجہ سے تم سے رحم کا سلوک فرمائے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بعض دفعہ لوگ آپؐ کا جو رحمۃ للعالمین کا مقام تھا اس کا خیال رکھے بغیر آپؐ سے بعض مطالبات کر دیتے تھے۔ مثلاً بددعا کرنے کے لئے کہتے کہ فلاں کے لئے بددعا کریں۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عموماً اس طرف توجہ نہیں دیتے تھے۔ اگر کوئی اصرار کرتا تھا تو نہایت پیارے انداز میں نصیحت فرماتے تھے اور احساس دلا دیتے تھے اور پھر جس کے خلاف شکایت کی جا رہی ہو اس کے لئے دعا بھی کرتے تھے۔ اس کا ایک روایت میں ذکر ملتا ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے آزاد کردہ غلام مِیْنَاء کہتے ہیں کہ مَیں نے حضرت ابوہریرہؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ ایک شخص آیا۔ میرے خیال میں وہ قبیلہ قیس سے تھا، اس نے کہا اے اللہ کے رسول! حِمْیَر پر لعنت کریں۔ آپؐ نے اس سے اعراض کیا۔ پھر اس نے دوسری طرف سے آ کر یہی کہا۔ آپؐ نے پھر اس سے اعراض کیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ اللہ حِمْیَر پر رحم کرے۔ ان کے منہ سلامتی ہیں اور ان کے ہاتھ لوگوں کے لئے کھانا مہیا کرنے والے ہیں اور وہ امن اور ایمان والے لوگ ہیں۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب فی فضل الیمن حدیث نمبر 3939)

تو دیکھیں کس خوبصورتی سے آپؐ نے اس آنے والے شخص کی اصلاح فرما دی۔ بجائے اس کے کہ کچھ کہتے، آپؐ نے ان کے لئے دعا کی۔ اس کو بھی بتا دیا کہ دعا کرو کیونکہ یہی نیکی ہے۔ اور یہی مومنوں کا آپس کا سلوک ہے جس سے محبت پیار اور رحم کے جذبات میں مزید اضافہ ہوتا ہے۔ انسان کو انسان کی قدر ہوتی ہے۔

پھر ایک دعا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رحمت حاصل کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھائی۔ ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دعا کی **اے اللہ! آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے، غیب اور حاضر کا علم رکھنے والے اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرا بندہ اور رسول ہے۔ اگر تو نے مجھے میرے نفس کے سپرد کر دیا تو وہ مجھے برائی کے قریب کر دے گا اور نیکی سے دُور کر دے گا اور مَیں صرف تیری رحمت پر ہی بھروسہ کر سکتا ہوں۔ پس تو میرے لئے اپنے پاس ایک وعدہ لکھ رکھ جسے تُو میرے لئے قیامت کے دن پورا کرے۔ یقیناً تُو وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔**

جس شخص نے یہ دعا کی اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے قیامت کے دن یہ فرمائے گا کہ میرے بندے نے مجھ سے ایک عہد لیا تھا پس اسے اس کے لئے پورا کر دو۔ پھر اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کر دے گا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 95 مسند عبداللہ بن مسعود ۔حدیث نمبر 3916 ایڈیشن اوّل عالم الکتب ،بیروت)

تو یہ دعا، ایک عہد، اس طرف بھی توجہ دلانے والا ہے کہ اپنے نفس کا بھی جائزہ لیتے رہنا چاہئے کہ اللہ کے فضل اور رحم کی جب بھیک مانگ رہا ہے تو ایسے اعمال کی طرف بھی عموماً توجہ رہنی چاہئے جو اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہوں، اس کے بعد اگر کوئی کمیاں، خامیاں رہ جاتی ہیں تو اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے لیکن اصرار کر کے اگر کوئی صرف یہ کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بھیک مانگتا ہوں اور زور ظلموں پر ہو، اس کے حکموں سے پیچھے ہٹنے والا ہو تو یہ پھر اس زُمرہ میں نہیں آئے گا۔ کیونکہ پہلے یہی کہا ہے کہ مَیں نفس کے سپرد نہ ہو جاؤں اور اگر یہ دعا مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نیکیاں کرنے کی بھی توفیق ملتی چلی جائے گی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اور دعا ہے وہ بھی پیش کرتا ہوں۔ خالد بن عمران روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کے لئے دعائیں کئے بغیر مجلس سے کم ہی اٹھتے تھے کہ اے اللہ! ہمیں اپنی خشیت یوں بانٹ جو ہمارے اور تیری نافرمانی کے درمیان حائل ہو جائے۔ (یہ دعا ہے کہ ایسی خشیت ہو جو نافرمانی کے درمیان حائل ہو جائے۔) اور ایسی اطاعت کی توفیق عطا فرما جو ہمیں تیری جنت تک پہنچا دے اور تُو ہمیں ایسا یقین عطا کر جس سے تو ہم پر دنیا کے مصائب آسان کر دے اور تو ہمارے کانوں، ہماری آنکھوں، ہماری قوتوں سے تب تک فائدہ اٹھانے کی توفیق دے جب تک تُو ہمیں زندہ رکھے اور اسے ہمارا وارث بنا اور ہمارے اوپر ظلم کرنے والے سے ہمارا انتقام لینے والا تُو ہی بن۔ اور ہم سے دشمنی رکھنے والے کے مقابل پر ہماری مدد فرما۔ ہمارے مصائب ہمارے دین کی وجہ سے نہ ہوں اور دنیا کمانا ہی ہماری سب سے بڑی فکر اور ہمارے علم کا مقصود نہ ہو اور تُو ہم پر ایسے شخص کو مسلط نہ کر جو ہم پر رحم نہ کرے۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب نمبر 82/79 حدیث نمبر 3502)

پس یہ دعا آج کل بھی احمدیوں کو بہت کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہر اُس ملک میں جہاں بھی بے رحم حاکم، احمدیوں کو اور اپنی رعایا کو ظلم کی چکّی میں پیس رہے ہیں، ان سے اللہ تعالیٰ نجات دلائے اور آزادی سے ہر جگہ احمدی اپنے دین اور مذہب کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے والے ہوں۔

اب آنحضرت ﷺ کی زندگی میں ہونے والے چند واقعات اور آپؐ کی سیرت کے بعض حوالے جن میں صفت رحمانیت کا ذکر ہے وہ پیش کرتا ہوں۔

حضرت ابی بن کعبؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان چیزوں کے بارے میں پوچھنے کی جرأت کر لیا کرتے تھے جن کے بارے میں کوئی اور نہیں پوچھتا تھا۔ انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! نبوت کے معاملے میں آپؐ نے سب سے پہلے کیا چیز دیکھی؟ اس پر رسول اللہ ﷺ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا: اے ابوہریرہ! تُو نے اس وقت کے بارے میں پوچھا ہے جبکہ میں صحرا میں دس سال اور چند ماہ کی عمر کا تھا۔ اوپر سے آواز آتے ہوئے مَیں کیا سنتا ہوں کہ ایک آدمی دوسرے سے کہہ رہا ہے کہ کیا یہ وہی ہے؟ دوسرے شخص نے کہا ہاں!۔ پھر وہ میرے سامنے ایسے چہروں کے ساتھ آئے جنہیں مَیں نے مخلوق میں کبھی نہیں دیکھا۔ وہ ایسی ارواح تھیں جنہیں مخلوق میں مَیں نے پہلے کبھی نہیں پایا تھا۔ اور ان کے کپڑے ایسے تھے جو مَیں نے پہلے کسی کے نہیں دیکھے تھے وہ چلتے ہوئے میری طرف بڑھے۔ یہاں تک کہ ان دونوں نے مجھے ایک ایک بازو سے پکڑ لیا لیکن مَیں نے ان کی گرفت کا مس محسوس نہ کیا۔ اپنے بازو پر ان کی گرفت محسوس نہیں کی .... ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ اس کے سینے کو پھاڑ پھر ان میں سے ایک میرے سینے کی طرف جھکا اور اس کو اس طرح پھاڑا کہ مجھے نہ خون نظر آیا اور نہ ہی درد محسوس ہوا۔ اس نے اپنے ساتھی سے کہا کہ کینہ اور حسد اِس میں سے نکال دے۔ پھر ایک لوتھڑے جیسی چیز نکال کر اس نے دور پھینک دی۔ اس کے بعد اس نے اپنے ساتھی سے کہا اب رافت اور رحمت کو اندر ڈال دے۔ تو اُس نے چاندی جیسی کوئی چیز نکالی، پھر میرے دائیں پاؤں کا انگوٹھا ہلاتے ہوئے اُس نے کہا کہ اٹھو اور سلامتی کے ساتھ جاؤ۔ پھر مَیں واپس لوٹ آیا اس حال میں کہ ہر چھوٹے کے بارے میں میرے دل میں نرمی اور شفقت اور ہر بڑے کے لئے میرے دل میں رحم کے جذبات موجزن تھے۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 7 مسند ابی بن کعب حدیث نمبر 21581 ایڈیشن اوّل 1998ء عالم الکتب، بیروت) تو بچپن سے ہی اس کشفی نظارے سے آنحضرت ﷺ میں اللہ تعالیٰ نے رحم کے جذبات بھر دیئے تھے۔ جو پھر آہستہ آہستہ مزید نکھرتے گئے اور نبوت کے بعد تو وہ کمال کو پہنچ گئے۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ گھر والوں سے رحم کا سلوک کرنے والا کبھی کوئی نہیں دیکھا۔

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب رحمتہ ﷺ للصبیان والعیال حدیث نمبر 5920)

پھر ایک روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے کہا گیا کہ اے اللہ کے رسول! مشرکین کے لئے بددعا کریں۔ آپؐ نے فرمایا میں لعنت کرنے والا بنا کر مبعوث نہیں کیا گیا۔ (مَیں تو سراپا رحمت بنا کر مبعوث کیا گیا ہوں)۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ باب النہی عن لعن الدواب وغیرھا حدیث نمبر 6508)

جو پہلی مثال مَیں نے دی تھی کہ کسی نے آ کر جب یہ کہا کہ فلاں پر لعنت کریں تو اس کا جو جواب آپؐ نے دیا تھا وہ ہم نے دیکھا کہ دعا دی۔ یہاں مشرکین پر لعنت کے لئے عرض کیا جا رہا ہے تو پھر بھی آپؐ فرما رہے ہیں کہ مَیں لعنت کرنے والا بنا کر مبعوث نہیں کیا گیا۔

کاش کہ آج .... بھی اس رحمۃ للعالمینؐ کے اسوہ کو اپنانے کی کوشش کرے اور لعنتوں سے اور پھٹکاروں سے اور لڑائیوں سے اور ظلموں سے بچتے ہوئے اور اپنی اصلاح کرتے ہوئے ہر ایک سے رحمت کا سلوک کرنے والی ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کے انعاموں کی وارث بنے۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ طفیل بن عمرو الدَّوسی اور ان کے ساتھی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ! دوس قبیلے نے اسلام کی دعوت کا انکار کر دیا ہے اس لئے آپؐ ان کے خلاف بددعا کریں۔ کسی نے کہا اب تو دوس قبیلہ ہلاک ہو گیا۔ نبی کریم ﷺ نے اس طرح دعا دی کہ اے اللہ! تو دوس قبیلے کو ہدایت دے اور ان کو لے آ"۔ (بخاری کتاب الجہاد والسیر باب الدعا للمشرکین بالھدی لیتألفھم حدیث نمبر 2937) ہر ایک کے لئے آپؐ کا جذبۂ رحم یہ تھا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی لڑکا آنحضرت ﷺ کا خادم تھا۔ وہ بیمار ہو گیا۔ آنحضرت ﷺ اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اس کے سرہانے بیٹھ کر حال احوال پوچھا اور اسلام قبول کرنے کی تحریک فرمائی۔ لڑکے نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو پاس ہی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے باپ نے کہا ابوالقاسم کی بات مان لو۔ چنانچہ اس نے اسلام قبول کر لیا۔ حضور خوش خوش وہاں سے یہ کہتے ہوئے واپس آئے۔ سب تعریفیں اس اللہ جلّ شانہٗ کے لئے ہیں جس نے اسے دوزخ کی آگ سے بچا لیا۔

(بخاری کتاب الجنائز باب اذا اسلم الصبی فمات، ھل یصلی علیہ...... حدیث نمبر 1356)

آپ ﷺ جو رحم کے جذبہ سے سرشار تھے یہ برداشت نہ کر سکے کہ ایک شخص جو میری خدمت کرتا رہا ہے، اللہ تعالیٰ کے عذاب کے نیچے آئے۔ اس مرتے ہوئے شخص نے مسلمانوں کی تعداد تو نہیں بڑھانی تھی، نہ کسی اور مقصد کے لئے اس کا استعمال ہونا تھا۔ جب تک یہ آپؐ کا خادم رہا، آپؐ تبلیغ ضرور کرتے رہے لیکن زور نہیں دیا۔ یہودی ہی رہا۔ جب مرنے لگا تو خالصتاً اس کی عاقبت سنوارنے کے لئے اسلام کا پیغام پہنچایا اور پھر قبول کرنے پر خوشی بھی محسوس کی۔ اب ہمارے جو معترضین ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ (۔) سختی سے پھیلا، تلوار سے پھیلا اور آنحضرت ﷺ نے بھی اس کی تعلیم دی، وہ سوائے اس کے کہ اعتراض کرنے والے ہیں اور کچھ اس کا جواب نہیں دے سکتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بے شمار مثالیں ہیں جہاں کبھی بھی تشدد اور سختی کا ذکر نہیں ملتا۔ آپؐ کی محبت و شفقت سے ہی لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ لیکن جب آنکھیں اندھی ہو جائیں، دلوں پر پردے پڑ جائیں تو لوگوں کا حال یہی ہوتا ہے۔

بچوں سے پیار کا آپؐ کا اسوہ کیا تھا؟ پہلے بھی مَیں بیان کر آیا ہوں۔ روایت میں آتا ہے حضرت اسامہ بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنی ایک ران پر بٹھاتے اور حَسن کو دوسری ران پر اور ہم دونوں کو اپنے ساتھ چمٹا کر دعا کرتے کہ اے اللہ! مَیں ان دونوں پر رحم کرتا ہوں تو بھی ان دونوں پر رحم کا سلوک فرما۔

(بخاری کتاب الادب باب رحمۃ الولد وتقبیلہ ومعانقتہ حدیث نمبر 6003)

یہ تھیں چند مثالیں جو مَیں نے دیں۔ آپؐ نے اپنے ماننے والوں کو رحمٰن خدا کی پہچان کروائی، ان کو مختلف طریقوں سے توجہ دلائی کہ کس طرح رحمٰن خدا کا قرب حاصل کرو۔ کس طرح اس کی

رحمانیت سے حصہ لو۔ کس طرح اس کی رحمانیت سے حصہ لینے کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ رحم کا سلوک کرو۔ اپنے اُسوہ سے ایسے نمونے قائم فرمائے جس کو دیکھ کر ماننے والوں کو رحمٰن خدا کا صحیح فہم وادراک حاصل ہوا۔ گویا جب رحمٰن خدا نے آپؐ کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا تو آپؐ نے اپنی تعلیم سے بھی اور اپنے اسوہ سے بھی اس کا حق ادا کر دیا۔ اور صرف اس ایک صفت میں نہیں بلکہ باقی تمام صفات میں بھی آپؐ نے کمال حاصل کیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا خوف اس قدر تھا کہ ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کو اس کا عمل نجات نہ دے گا۔ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا آپؐ کو بھی نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں مجھے بھی نہیں، سوائے اس کے کہ اللہ اپنی رحمت کے ذریعے مجھے ڈھانپ لے۔

(بخاری کتاب الرقاق باب القصد والمداومة على العمل۔ حدیث نمبر 6463)

دیکھیں وہ ذات جس کا اوڑھنا بچھونا اللہ تعالیٰ سے تعلق اور اس کا پیار حاصل کرنا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے بارے میں خود آپؐ سے قرآن کریم میں یہ اعلان کروایا کہ (۔) (الانعام:163) کہ تو کہہ دے کہ میری عبادت اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ اس کے باوجود آپؐ فرما رہے ہیں کہ اللہ کی رحمت ہی مجھے ڈھانپے گی۔ آپؐ کی زندگی، موت، نمازیں تمام نیکیاں ہر چیز اس اعلیٰ مقام کی تھیں جن تک کوئی نہیں پہنچ سکتا اور جیسا کہ ہم نے دیکھا اللہ تعالیٰ خود گواہی دے رہا ہے۔ یہ وہ اعلیٰ مقام تھا جو آپؐ نے حاصل کیا۔ پھر بھی آپؐ یہی فرماتے ہیں کہ اگر مجھے نجات ہوگی تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہوگی۔

پس رحمٰن خدا کے رحم کو جذب کرنے کے لئے اس کا فضل مانگنا انتہائی ضروری ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دعا سکھائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں دعائیں سکھائی ہیں جن کا ذکر آ چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمانیت ایک مومن کو اس کے حضور جھکانے والی اور اس کا رحم طلب کرنے والی ہونی چاہئے اور یہی ایک مومن کی نشانی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اردو شاعر۔ احسان دانش

اصل نام احسان الحق تھا۔ والد کا نام قاضی دانش علی۔ کاندھلہ ضلع مظفر نگر میں 1914ء میں پیدا ہوئے۔ والدین کی غربت کے باعث چوتھی جماعت سے آگے نہ پڑھ سکے۔ تاہم اپنے طور پر عربی اور فارسی کی کتابوں کا مطالعہ کیا اور اکثر مطالعہ سے خود ہی تعلیم بھی مکمل کر لی۔ تلاش معاش میں لاہور آ گئے اور وہیں کے ہو رہے۔ معمولی سے معمولی کام میں بھی عار محسوس نہ کرتے تھے۔ مزدوری، معماری، باغبانی، اور چوکیداری کی۔ ان مصائب میں بھی مطالعہ کتب جاری رہا۔ شاعری کا ذوق فطری تھا۔ ابتدا میں اپنے ہم وطن ذکی سے اصلاح لی۔ پھر اپنے شعری وجدان ہی کو اپنا رہنما بنا دیا۔ نظم اور غزل دونوں اصناف میں طبع آزمائی کی۔ آپ نے اپنی آپ بیتی ''جہان دانش'' کے نام سے لکھی، جس پر آپ کو 1973ء میں آدم جی ادبی انعام (پانچ ہزار روپے) ملا۔ اسی کتاب پر حکومت پاکستان نے اتنی ہی رقم دینے کا اعلان کیا۔ 23 مارچ 1978ء کو حکومت پاکستان کی جانب سے ''ستارہ امتیاز'' دیا گیا۔ آپ ایم اے اردو کے ممتحن بھی تھے۔ 21 مارچ 1982ء کو فالج کے زیر اثر وفات پائی۔

آپ کی نظم ونثر میں مشتمل تقریباً چالیس مجموعے شائع ہوئے۔ زیادہ نمایاں یہ ہیں:۔ نوائے کارگر جادہ نو، شیرازہ، آتش خاموش، درد زندگی، چراغاں، گورستان، اردو مترادفات (لغت) تذکرہ تانیث، شرح غالب۔ ''منتخبات احسان'' کا ترجمہ روس کی متعدد زبانوں میں ہو چکا ہے۔

کئی دفعہ ربوہ تشریف لائے ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب لکھتے ہیں ایک بار تعلیم الاسلام کالج سے مباحثہ میں بطور جج شرکت کے لئے آئے۔ ربوہ کی سیر کرانے کے لئے میری ڈیوٹی لگی۔

ایک جگہ فرمانے لگے بھئی وہ آپ لوگوں کا بہشت کہاں ہے؟ ہم نے گاڑی بہشتی مقبرہ کی جانب موڑ دی۔ بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کے لئے احمدی احباب کی لاشیں وقت بے وقت ربوہ پہنچتی رہتی ہیں اس لئے ایک قبر ہر وقت کھدی رہتی ہے۔ اس قبر کو مینہ برسات سے بچانے کے لئے اس پر لکڑی کا ایک اوپر سے ڈھکا ہوا چوکھٹا سا دھرا رہتا ہے۔ وہاں پہنچے تو احسان دانش نے توقف کیا اور ذرا سی دیر کے بعد فرمایا۔ سنو

قبر کا چوکھٹا خالی ہے اسے مت بھولو
جانے کب کون سی تصویر لگا دی جائے

ہم نے اور دیگر ساتھیوں نے یہ شعر احسان دانش سے سنا اور بے پناہ داد دی۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ یہ شعر اسی وقت ہوا تھا یا پہلے کا کہا ہوا تھا مگر اس وقت موقع کے مطابقت کے لحاظ سے اس کی معنویت دوچند ہوگئی۔

احسان دانش نے اس پہلے سفر سے واپس جانے کے بعد ربوہ کے عنوان سے طویل بحر میں ایک نظم لکھی تھی جو چٹان کے درمیانی دو صفحات پر چھپی تھی۔ ''کہیں اونچی نیچی چٹانوں کو چھو کر گزرتا چنابِ رواں کا کنارا'' یہ زمین تھی ایک آدھ شعر اور یاد کرنے کی کوشش کر رہا ہوں مگر ایک مصرعہ کے سوا اور کچھ یاد نہیں آتا۔

چٹانوں کی انگڑائیوں میں محلے محلوں میں جلوے لٹاتی بہاریں

غرض بڑی رواں دواں نظم تھی اور بڑی دیر تک لاہور کے ادبی حلقوں میں اس کا چرچا رہا۔ تیسری بار ربوہ میں تشریف لائے تو مشاعرہ کے لئے تشریف لائے اور ظاہر ہے مشاعرہ انہیں کے نام رہا۔

(ہفت روزہ لاہور 3 مارچ 2007ء)

اللہ کا فضل، امام کی دعا، ڈاکٹر کی دوا، یہ ہیں تین نکات ضامن شفاء ☆ تشخیص علاج ادویات، اعلیٰ معیار اور دعا کے ساتھ

صحت افزا ٹانک
(GHP-530/GH)
خالص اور متوازن غذا کی کمی دُور کر کے آپ کو صحت، امنگ اور توانائی کا نیا خزانہ عطا کرتا ہے جس کی بدولت آپ زندگی کا بھرپور لطف اٹھانے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ صحت افزا ٹانک انتہائی مقوی اور بے مثال ہومیوپیتھک ٹانک ہے جو پورے جسمانی نظام کو طاقت پہنچا کر غیر متزلزل صحت اور بہتر قوت مدافعت کو یقینی بناتا ہے۔ دماغی، جسمانی اور اعصابی کمزوری کو دور کرتا ہے۔ بیماری کے بعد نقاہت، اضمحلال اور پژمردگی سے نجات دیتا ہے قبل از وقت بڑھاپے اور بالوں کو سفید ہونے سے روکتا ہے۔ صحت افزا ٹانک ہر قسم کے ذیلی اثرات اور ردّعمل سے محفوظ ہے اور ہر عمر کے افراد اسے بآسانی استعمال کر سکتے ہیں۔ (رعایتی قیمت 125/=25ML 500/=120ML)

سپیشل ہومیو ہیئر اینڈ برین ٹانک
(GHP 246/GH)
لمبے گھنے، سیاہ اور ریشمی بالوں کا راز
اس کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے مسلسل استعمال سے سر کی جلد اور سر کے بال دونوں صحت مند ہو جاتے ہیں۔ اس کے مختلف اجزاء بالوں کو قدرتی غذائیت فراہم کرتے ہیں جس کی بدولت بالوں کا وقت سے پہلے گرنا، ٹوٹنا یا سفید ہونا رک جاتا ہے، خشکی ختم ہو جاتی ہے دماغ کو طاقت ملتی ہے۔ بے خوابی اور سر درد دور کرنے میں مددگار ہے مختصر یہ کہ جیسے سمندر میں لاکھوں سیپیوں میں چند اپنے اندر موتی سموئے ہوتی ہیں اسی طرح یہ ہیئر ٹانک بالوں کیلئے بنے ہوئے ہزاروں قسم کے ہیئر ٹانکس میں اعلیٰ معیار کا تاج سجائے ہوئے ہے الغرض یہ تیل بالوں کی مضبوطی اور نشوونما کیلئے ایک لاثانی ٹانک ہے۔ (رعایتی قیمت 120ML =/250 روپے)

چھوٹے قد کا سپیشل علاج
ہارمونز، خون یا کیلشیئم کی کمی، ٹانسلز کی سوزش، موروثی یا پرانے امراض کے بداثرات کی وجہ سے بچوں کے قد عمر کے مطابق چھوٹے رہ جاتے ہیں۔ اگر تین سال سے بیس سال کی عمر کے بچوں کو تین مختلف مؤثر مرکبات پر مشتمل ''چھوٹے قد کا سپیشل علاج'' کم از کم دو ماہ باقاعدہ استعمال کروا دیا جائے تو علاج کے دوران یا علاج مکمل ہونے کے بعد آٹھ ماہ کے عرصے میں اللہ کے فضل سے بچوں کے قد مناسب حد تک بڑھ جاتے ہیں نیز خون اور کیلشیئم کی کمی دور ہو کر بچوں کی صحت بھی اچھی ہو جاتی ہے۔ (لڑکے اور لڑکی کی دوا الگ الگ ہے) تین مؤثر مرکبات پر مشتمل دو ماہ کا مکمل علاج رعایتی قیمت =/300 روپے

جرمن سیل بند پوٹینسی سے تیار کردہ
جرمن ہومیو فارمیسی کی زود اثر سیل بند پوٹینسی

دوائی کی طاقت	10ML گلاس	25ML پلاسٹک سپیشل
DL-30,200,1000	15/=	25/=
DL-10m,50m,cm	25/=	35/=

خوبصورت بریف کیس سیل بند ادویات کے ساتھ

120۔ ادویات	SPL10ML پلاسٹک	2000/=
120۔ ادویات	10ML گلاس	2200/=
120۔ ادویات	SPL25ML پلاسٹک	3000/=
240۔ ادویات	SPL10ML پلاسٹک	3400/=
80۔ مرکبات	SPL25ML پلاسٹک	2500/=
20۔ مرکبات	SPL10ML پلاسٹک	350/=

اس کے علاوہ جرمن سیل بند مفرد و مرکب ادویات مدر ٹنکچرز، تُچی بوٹی، کاکیشیا سپیشل، ٹی بر سپیشل اور آپ کی ضرورت کے مطابق جملہ ہومیوپیتھک سامان و کتابیں رعایتی قیمت پر دستیاب ہیں

تمام امراض کے مؤثر علاج کیلئے تجربہ کار ہومیوپیتھک ڈاکٹرز موجود ہیں نئے سال کا کیلنڈر اور کتابچہ ''صحت اور علاج'' مفت حاصل کریں ''تعطیل بروز جمعۃ المبارک''

عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور
ربوہ پوسٹ کوڈ: 35460 فیکس: 047-6212217

ڈگری کالج روڈ رحمٰن کالونی
فون: 047-6211399
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ
فون: 047-6212399

ربوہ میں طلوع وغروب 21۔مارچ

طلوع فجر	4:48
طلوع آفتاب	6:09
زوال آفتاب	12:16
غروب آفتاب	6:23

(بقیہ از صفحہ 1)

تفصیل درج ذیل ہے۔

☆ ڈاکٹر عزیزہ رحمٰن صاحبہ نیشنل سیکرٹری وقف نو لجنہ اماء اللہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب کیلیفورنیا نائب امیر جماعت امریکہ

☆ مکرمہ آصفہ سعدی صاحبہ اہلیہ مکرم شہاب الدین سعدی صاحب لندن حال لاہور۔

☆ مکرمہ بشریٰ باجوہ صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر وجیہ باجوہ صاحب صدر مجلس انصار اللہ امریکہ مقیم نارتھ کیرولینا

☆ مکرم احمد سلام صاحب نیشنل سیکرٹری صنعت وتجارت امریکہ۔

ادارہ الفضل مرحومہ کے پسماندگان سے اظہار تعزیت کرتا ہے اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

اکسیر پائیوریا
مسوڑھوں سے خون اور پیپ کا آنا۔ دانتوں کا ہلنا دانتوں کی میل ٹھنڈے یا گرم پانی کا لگنا۔ منہ سے بدبو آنا کیلئے بہت مفید ہے۔
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434 Fax:6213966

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری سے متعلق تجاویز و شکایات درج ذیل ای میل ایڈریس پر بھیجیے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

گارڈر سریا، ٹی آئرن، پلاسٹک رنگ وروغن، دروازے
چوہدری آئرن سٹور
بیرون غلہ منڈی۔ سرگودھا 0483713984
طالب دعا: محمود احمد 300-9605517

MBBS In China
Admissions open for **March 2007** in Top Level Medical Universities Affiliated with W.H.O, I.M.E.D/ECFMG of USA & GMC of UK
*Jinggangshan University.
*Gannan Medical University.
*North Sichuan Medical College
Education Concern ®
Mr. Farrukh Luqman Cell#0301-4411770
829-C, Faisal Town, Lahore, Pakistan.
042-5162310. Farrukh@educationconcern.com

CPL-29FD

الفرقان رینٹ اے کار
ہونڈا، 20D سیلون، لیانا، کلٹس، مہران ہائی ایس اور کوسٹرز روزانہ یا ماہانہ رعایتی کرایہ پر
سیلف یا ڈرائیور کے ساتھ حاصل کریں۔
ربوہ تا لاہور، لاہور تا ربوہ یکطرفہ ڈراپ سہولت
مہران پر صرف =/1300 روپے میں حاصل کریں
CELL#03327055604
03327057406

نادر موقع
فیصل آباد اور گردونواح میں رہنے والے فارغ طلباء ریفریجریٹر، ایئر کنڈیشنر (کمرشل+انڈسٹریل) کا ٹیکنیکل کام سیکھ کر اپنا مستقبل سنواریں، رہائش کھانا اور آنے جانے کا خرچہ (فری)
ری پبلک کولنگ سنٹر
دھوبی گھاٹ مین بازار فیصل آباد
فون نمبر: 0300-6652912
0300-2635374

خوشخبری
فیصل آباد اور لاہور ریٹ پر خریدنے کیلئے تشریف لائیں۔
پرانا اے سی اور پرانی واشنگ مشین دیں اور نیا اے سی اور نئی واشنگ مشین لیں۔
ریفریجریٹر، سپلٹ A.C، اوون، واشنگ مشین D.V.D پلیئر، ٹی وی اور دیگر سامان الیکٹرونکس
نیو ربوہ الیکٹرونکس ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: سمیع اللہ
فون نمبر: 047-6215934

PROCEED ABROAD SERVICES
Study in U.K., Canada, China & (Free in) Europe
IELTS, Spoken English, French & German Classes
HOSTEL: For RABWAH & Out of LAHORE Students
For More Information Contact: Manshad Ahmad
Suite # 4, 2nd Floor Omer Centre, Akbar Chowk Lahore
www.paspk.com Email: info@paspk.com
TEL: (042) 611 3266 CELL: 0321 - 401 5667

4½ فٹ سالڈ ڈش اور ڈیجیٹل سیٹلائٹ پر MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے
فریج۔فریزر۔واشنگ مشین
T.V۔گیزر۔ایئر کنڈیشنر
سپلیٹ۔ٹیپ ریکارڈر
موبائل فون دستیاب ہیں
عثمان الیکٹرونکس
1۔لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
طالب دعا: انعام اللہ
7231680
7231681
7223204
Email:uepak@hotmail.com

فخر الیکٹرونکس
طالب دعا: شیخ انوار الحق، شیخ منیر احمد
احمدی احباب کیلئے خاص رعایت
ہمارے ہاں ریفریجریٹر، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، کوکنگ رینج گیزر، سپلٹ اے سی، ویکیوم کلینر، مائیکروویو اوون اور ہر طرح کی الیکٹرونکس مصنوعات دستیاب ہیں۔ وی سی ڈی اور کلر ٹی وی کی تمام ورائٹی دستیاب ہے۔
ڈیلر: ڈاؤلینس = پیل = ڈیوز = فلپس = ایل جی = سام سنگ
1۔لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ لاہور
فون: 7223347,7239347,7354873
موبائل: 0300-4847216,0300-9403614
{New sat}
مکمل ڈش انٹینا بمعہ فنگ نیوسیٹ ریسیور کے ساتھ صرف -/5000 روپے میں

بریکنگ نیوز
احمدی احباب کیلئے
سپیشل شادی پیکج
ڈبل ڈور فریج پیل ڈاؤلینس 12CFT
کلر 21" T.V LG/Samsung Flate
T.V ٹرالی
جوسر بلینڈر
ڈبل واشنگ مشین
الیکٹرک استری
سینڈوچ میکر
مائیکروویو اوون
صرف 42,000 میں حاصل کریں (فری ہوم ڈیلیوری لاہور میں)
(اس کے علاوہ کیس اور الیکٹرک اپلائنسز کی مکمل ورائٹی کیلئے تشریف لائیں)
پاکستان الیکٹرونکس
042-5118557
042-5124127
Mob:0321-4550127
26/2/c1 نزد خوشبو چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور
طالب دعا: مقصود احمد ساجد (PEL سابقہ ریجنل سیلز مینیجر)

اہل ربوہ کیلئے خوشخبری
سیل سیل سیل
لان میلہ سج گیا
تمام اقسام کی لان کے نئے پرنٹ آگئے۔ اب ہمارے ہاں تمام ویزہ کارڈ اور ماسٹر کارڈ پر بھی خریداری کی جاسکتی ہے
منجانب: ناصر نایاب کلاتھ ریلوے روڈ گلی نمبر 1
فون: 047-6213434 موبائل: 03224642993

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

البشیر۔ اب اور بھی سائنٹس ڈیزائننگ کے ساتھ
بیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
شوروم چوکی فون 049-4423173 ربوہ 047-6214510

Mob:0300-4742974
TEL:042-6684032
Mob:
0300-9491442
دلہن جیولرز
طالب دعا: ندیر احمد، حفیظ احمد
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

انگریزی ادویات وٹیکہ جات کا مرکز بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 2647434

جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
شاہد اسٹیٹ ایجنسی
مین بازار۔نشاط کالونی لاہور کینٹ
طالب دعا: شاہد مسعود اعوان
فون آفس: 0300-8180864-5745695

فرحت علی جیولرز
اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ فون: 047-6213158

ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے
شاہد الیکٹرک سٹور
متصل احمدیہ بیت الفضل گول امین پور بازار فیصل آباد
پروپرائٹر
میاں ریاض احمد فون: 2632606-2642605

راٹ آئرن اور فائبر گلاس کا حسین امتزاج
DEZINER'S DEN
بیڈ، صوفہ سیٹ، ڈائننگ ٹیبل لان فرنیچر، گیٹ، گرل اور ویلنگ
گولڑہ روڈ بالمقابل سی ایم ٹی اسلام آباد
روبینہ نعیم: 0301-5301744

Feminine Apparels
پارٹی، فینسی ملبوسات اور تھری پیس سوٹنگ کا مرکز
پسند آپ کی۔معیار ہمارا
Shop No.UG31,City Centre
Bank Road Rawalpindi- Cantt
طالب دعا۔سلیمان احمد نعیم: 0334-5418830